السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسجد میں نماز جماعت ہوگئی اس کے بعد مسجد میں نماز پڑھنے اور مکان پر نماز پڑھنے میں کوئی فرق ہے یا دونو ںصورتیں برابر ہیں اور در صورت اولکون سا فضل ہے۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی صورت میں گھر پر اور مسجدیمدونوں جگہ نماز پڑھنا مساوی ہے۔ اور ظاہر الروایت میں فضیلت کسی جگہ کو نہیں۔ فی[1] الخانیة رجل فاتتہ الجماعة فی مسجد حیة فان ذھب الی مسجد اخرو صلی فیہ بجماعة فھو حسن وان صلی فی مسجد حیة وحدة فھو حسن واندخل منزلہ وصلی فیہ باھلہ فھو حسن واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب۔ محمد اعظم غفر لہ اللہ عما اجرم۔

مخفی نہ رہے کہ صورت مسئولہ میں تامل سے ثابت ہوتا ہے کہ چار صورتیں پیدا ہوتی ہیں، ایک مسجد و مکان میں دونوں جگہ تنہا پڑھے، دوسری دونوں جگہ جماعت سے پڑھے، تیسری مسجد میں جماعت سے اور گھر میں تنہا، چوتھی بر عکس کے یعنی مسجد میں تنہا اور گھر میں جماعت سے، تو خانیہ کی عبارت سے اگر ثابت ہوتا ہے تو اس صورت اخیر کا حکم ثابت ہوتا ہے اور پہلی تین صورتیں جو باقی رہیں، ان کا حکم ظاہر نہیں ہوا اور اصلی مسئول صورت اوّل ہی ہے تو واضح رہے کہ ان تینوں صورتوں میں مسجد ہی افضل ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم، حررہ ابو محمد یحییٰ شاہ جہانپوری۔

درصورت تنہا پڑھنے کے ہر دو جگہ مسجد میں پڑھنا افضل ہے، فضیلت مسجد میں جو احادیث مطلق وارد ہیں، قطع نظر جماعت سے وہ دال ہیں اور اقوال فقہاء سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مسجد میں داخل ہوجائے تو اس کو وہاں سے دوسری مسجد میں جماعت کے واسطے بھی جانا نہ چاہیے۔ اگرچہ مسجد اوّل میں جماعت ہوچکی ہو۔ قال[2] صاحب فتح القدیر واذا کان مسجدان یختار اقدمھما وان استویا فالاقرب وان صلوافی الاقرب و سمع اقامة غیرہ فان کاندخل فیہ لایخرج ولایذھب الیہ انتہی۔ پس جب مسجد میں آن کر دوسری مسجد میں جماعت اولے کے لیے اجازت نہیں دیتے تو گھر کو کیا مناسبت ہے، بقیہ صورتیں چونکہ سائل کو مطلوب نہیں۔ لہذا جواب نہیں لکھا اور سائل کی زبانی (معلوم ہوا کہ قصہ مسجد اقرب کا ہے۔ فقط عبدالکریم پنجابی (محمد یعقوب

مسجد اور گھر ادائے صلوٰة کے واسطے مساوی خیال کرنا مجیب صاحب ہی کا کام ہے فقہائے کرام نے کہیں نہیں لکھا ہے کہ مسجد اور گھر صلوٰة کے واسطے مساوی ہیں اور جو روایت مجیب نے نقل کی ہے اس کا مطلب انہوں نے نہیںسمجھا، کمالایخفی، معلوم کرنا چاہیے کہ گھر اور مسجد ادائے صلوة مفروضہ کے حق میں بلکہ اور اذکار کے حق میں بھی مساوی نہیں، بلکہ مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے باعتبار گھر کے۔ عن[3] ابوھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من غدا الی المسجد اوراح اعداللہ لہ نزلہ فی الجنة کلما غدا اوراح متفق علیہ حافظ ابن حجر اس حدیث کے تحت میں لکھتے ہیں: وظاہر الحدیث حصول الفضل لمن اتی المسجد مطلقا ولکن المقصود منہ اختصاصہ بمن یاتیہ للعبادة (والصلوة واشہا انتہی۔ حررہ سید محمد عبدالحفیظ عفا اللہ عنہ (سید محمد نذیر حسین

---

[1] محلہ کی مسجد میں اگر کسی آدمی کی جماعت فوت ہوجائے تو پھر اگر وہ کسی اور محلہ کیمسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھ لے تو بھی ٹھیک ہے اور اگر محلہ کی مسجد میں اکیلا نماز ادا کرے تو بھی ٹھیک ہے اور اگر اپنے گھر جا کر بالچوں سمیت نماز پڑھ لے تو بھی ٹھیک ہے۔

[2] اگر دو مسجدیں ہوں تو قدیمی مسجد کو ترجیح دے اگر دونوں ایک زمانہ کی ہوں تو قریبی کو ترجیح دے، اگر قریبی میں جماعت ہوچکی ہو اور دوسری میں تکبیر کہنے کی آواز سن لے تو اگر قریبی مسجد کے اندر داخل ہوچکا ہو تو پھر وہیں نماز پڑھے اور اگر داخل نہ ہوا ہو، تو دوسری میں چلا جائے۔

[3] آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو آدمی پہلے پہر یا پچھلے پہر مسجد کی طرف جائے تو جب بھی وہ مسجد کی طرف جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتے ہیں۔

فتاوی نذیریہ

جلد01